www.KitaboSunnat.com

قاری صہیب احمد میر محمدی ☆

شيخ القراء والمحدثين محمد بن جزري رحمہ اللہ

نام و نسب

آپ کا لقب شمس الدین اور کنیت ابوالخیر ہے۔ آپ کا، آپ کے والد، دادا اور پردادا کا نام محمد تھا۔ سلسلہ نسب کچھ یوں ہے۔ قدوۃ المجودین، شیخ القراء والمحدثین، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الشافعی۔ آپ زیادہ تر ابن الجزری کی عرفیت سے مشہور ہیں جو کہ جزیرہ ابن عمر سے نسبت رکھنے کے باعث ملی۔ جزیرہ ابن عمر مشرق وسطی حدودِ شام میں موصل شہر کے شمال میں جبل جودی کے قریب (جبل جودی جہاں نوح علیہ السلام کی کشتی آکر ٹھہری تھی) ایک علاقہ ہے جس کو نہر دجلہ ہلال کی طرح احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس جزیرہ کو آباد کرنے والے عبدالعزیز بن عمر برقعیدی تھے۔ اسی لیے اس کو 'جزیرہ ابن عمر' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چونکہ ابن جزری کے آباؤ اجداد اس جزیرہ کے رہنے والے تھے۔ لہٰذا اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ابن جزری کہا جاتا ہے۔ الجزری کے علاوہ آپ کو 'الشافعی' بھی کہتے ہیں۔ قاری رحیم بخش رحمہ اللہ اپنی کتاب العطایا الوهبية کے ص ۱۶ پر فرماتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں:

(ا) ابن جزری شافعی المذہب تھے۔

(ب) نسب کی رو سے شافعی تھے یعنی آپ امام محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع رحمہ اللہ [۱۵۰ تا ۲۰۴ھ] کی اولاد میں سے ہیں۔

قاری محمد سلیمان اپنی کتاب فوائد مرضية میں لکھتے ہیں کہ

''ابن جزری بنو شافع کے قبیلہ سے تھے، لیکن آخری دونوں احتمال صحیح نہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ یہ مذہبی انتساب ہے، چنانچہ ابن جزری کے صاحبزادے نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ

''تاریخ کی اس مشہور حقیقت کا کون انکار کرسکتا ہے کہ ابن جزری جلیل القدر علماء شافعیہ میں سے ہوئے ہیں۔ قیاس یہ چاہتا تھا کہ نسبت کو ملا کر مقلد کو شافعی الشافعی کہا جاتا، لیکن اختصار کے پیش نظر ایک نسبت کو حذف کر دیتے ہیں۔''

ولادت باسعادت

آپ کے والد محترم کی شادی کو چالیس برس گذر چکے تھے، لیکن وہ اولاد کی نعمت سے ہنوز محروم تھے۔ ایک مرتبہ وہ حج بیت اللہ کی غرض سے سرزمین حجاز پر موجود تھے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ کے گھر پر نگاہ پڑی تو ان کا دل بھر آیا۔ انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف بڑی دلسوزی سے کیا۔ پھر چاہ زم زم پر گئے اور آب زم زم پینے کے بعد ہاتھ اٹھا لئے۔ ان کی دیرینہ دلی تمنا لفظوں میں ڈھل کر لبوں تک آ گئی اور پوری رقت سے دعا کی۔

''اے میرے رب مجھے نیک و صالح اولاد عطا فرما۔''

☆ فاضل كلّية القرآن الكريم، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ و جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کے تمام مناسک سے فارغ ہو کر وہ اپنے ملک واپس پہنچ گئے۔ چند ماہ بعد رمضان المبارک کا مقدس مہینہ سایہ فگن ہوا۔ برکتوں اور سعادتوں سے معمور اسی ماہ مبارک کی ۲۵ تاریخ ۷۵۱ھ، بروز ہفتہ نماز تراویح کے بعد (یعنی ۲۶ نومبر ۱۳۵۰ء) کو دمشق کے ایک محلّہ میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ یہ بچہ اسی غمزدہ شخص کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو اپنی شادی کے بعد ۴۰ برس تک اولاد کی نعمت کا منتظر رہا۔ اس وقت کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ محمد کے گھر پیدا ہونے والا بچہ کتنا بڑا قاری، عالم، فقیہ اور محدث بنے گا۔ آج دنیا اس کو 'ابن جزری' کے نام سے جانتی ہے۔

تعلیم

آپ رحمہ اللہ کی ابتدائی تعلیم اسی شہر میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ نے صرف ۱۲ برس کی عمر میں مکمل قرآن حفظ کرلیا تھا۔ آپ رحمہ اللہ ہر سال نماز تراویح میں قرآن سناتے تھے۔ ابن جزری رحمہ اللہ نے فقہ شافعیہ کی پانچ مشہور کتابوں میں سے فقیہ ابواسحاق ابراہیم شیرازی [م ۴۷۶ھ/۱۰۸۳ء] کی کتاب "التنبیہ" کو بھی حفظ کیا۔

ابن جزری رحمہ اللہ قرآن کریم کی مختلف قراءات کے ماہر تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے پہلے ۷۶۸ھ/۱۳۶۷ء میں قرآن مجید کی سات مشہور قراءات کا علم حاصل کیا۔ اس غرض سے آپ رحمہ اللہ نے علامہ ابوعمرو عثمان الدانی رحمہ اللہ [م ۴۴۴ھ/۱۰۵۲ء] کی مشہور کتاب 'التیسیر' اور ابومحمد قاسم الشاطبی [م ۵۹۰ھ/۱۱۹۴ء] کی 'حرز الأمانی ووجہ التہانی' جو کہ 'شاطبیہ' کے نام سے مشہور ہے، شیخ تقی الدین عبدالرحمن بغدادی سے پڑھیں۔ ساتوں قراءتوں کی مشق احمد بن الحسین الکلغری [م ۷۷۲ھ/۱۳۷۰ء] کی مدد سے مکمل کی۔ نیز شیخ القراء محمد بن احمد اللبسان [م ۷۷۶ھ/۱۳۷۴ء] سے فنی کتب کا علم بھی سیکھا اور قراءات بھی پڑھیں۔

اس کے بعد ابن جزری رحمہ اللہ قرآن مجید کی چودہ قراءتوں کی طرف مائل ہوئے اور آپ رحمہ اللہ نے شیخ عبدالوہاب بن یوسف اور شیخ احمد بن رجب بغدادی کی مدد سے الگ الگ ۱۴ قراءتوں کی مشق کی اور ان سے اسناد حاصل کیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دمشق علم وفنون کا گہوارہ تھا، لیکن ابن جزری رحمہ اللہ حصولِ علم کے شوق میں دیگر مقامات کی طرف سفر کی خواہش بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ [۷۶۸ھ/۱۳۶۶ء] کو آپ رحمہ اللہ اپنے وطن سے روانہ ہوئے۔ پہلے فریضۂ حج ادا کیا۔ اس کے بعد مکہ، مدینہ، قاہرہ، اسکندریہ، بعلبک اور دیگر شہروں میں نامور اَساتذہ کی شاگردی اختیار کی۔

شیوخ

ابن جزری رحمہ اللہ نے تقریباً چالیس مشائخ سے کسب فیض کیا۔ چنانچہ فقہ کا علم جمال الدین عبدالرحیم الاسنوی [م ۷۷۲ھ/۱۳۷۰ء]، عمر بن رسلان [م ۸۰۵ھ/۱۴۰۲ء] اور ابوالبقاء عبدالوہاب سبکی [م ۷۷۱ھ/۱۳۶۹ء] جیسے قابل فقہاء کرام سے حاصل کیا۔ اصولِ فقہ اور معانی وبیان کی تعلیم علامہ عبداللہ بن سعد الدین [م ۷۸۲ھ/۱۳۸۰ء] اور دیگر اہل علم سے پائی۔

حدیث کا درس لینے کے لیے ابن جزری رحمہ اللہ نے شیخ ابوالثناء محمد بن خلیفہ [م ۷۶۷ھ/۱۳۶۵ء] بہاؤالدین عبداللہ [م ۷۹۴ھ/۱۳۹۲ء] شہاب الدین احمد حنبلی [م ۷۷۷ھ/۱۳۷۵ء]، شمس الدین محمد بن محبّ المقدسی [م ۷۸۹ھ/۱۳۸۷ء] اور ابن کثیر الدمشقی جیسے نامور حفاظ حدیث کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔

اس کے علاوہ ابن جزری رحمہ اللہ نے فخر الدین البخاری [م ۶۹۰ھ/۱۲۹۱ء] حافظ شرف الدین عبدالمومن الدمیاطی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۰۵ھ/۱۳۰۵ء) اور شیخ شہاب الدین احمد الابرقوی [م ۷۰۱ھ/۱۳۰۱ء] کے نامور تلامذہ سے بھی اَحادیث نبوی ﷺ کی سماعت کی۔

حافظ الحدیث عمر بن حسن المراغی [م ۷۷۸ھ/۱۳۷۶ء] سے سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی سماعت کی۔ جبکہ شیخ صلاح الدین حنبلی [م ۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء] سے طبرانی کی 'المعجم الکبیر' اور 'مسند احمد' پڑھیں۔ علاوہ ازیں آپ کے شیوخ کی کافی تعداد ہے جن میں ابن عبدالکریم حنبلی اور بہاؤ الدین ماینی وغیرہما کا تذکرہ ملتا ہے۔ شیخ کبری زادہ فرماتے ہیں کہ "سمع الحدیث من جماعة"

تعلیم وتعلم کے دوران پیش آمدہ حالات

ابن جزری رحمہ اللہ کو فن قراءت سے خاص دلچسپی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے اس فن میں کمال حاصل کیا۔ آپ رحمہ اللہ کے بعض اساتذہ نے آپ رحمہ اللہ کو مشورہ دیا کہ علم قراءت بہت محنت چاہتا ہے۔ اسی لیے اس سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد کم ہے۔ آپ کو دیگر علوم سے بھی لگاؤ رکھنا چاہئے۔ چنانچہ ابن جزری رحمہ اللہ نے اَحادیث رسول ﷺ کی طرف توجہ فرمائی اور باقاعدہ اسناد کے ساتھ ایک لاکھ اَحادیث حفظ کرلیں۔

ابن جزری رحمہ اللہ صغرسنی میں ہی متعدد علوم کی تکمیل فرما چکے تھے اور آپ رحمہ اللہ کی غیر معمولی ذہانت، حافظہ اور علم سے گہری دلچسپی سے آپ رحمہ اللہ کے اَساتذہ بہت متاثر تھے۔ اب آپ رحمہ اللہ کے اَساتذہ نے آپ رحمہ اللہ کو درس وتدریس، افتاء اور تحدیث (حدیث روایت کرنا) کی اِجازت مرحمت فرمائی۔ امام سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"اذن له غیر واحد بالافتاء والتدریس والاقراء"

"یعنی بہت سے مشائخ نے آپ کو افتاء، درس وتدریس اور قراءت پڑھانے کی اجازت سے نوازا۔"

چنانچہ ۷۷۴ھ/۱۳۷۲ء کو حضرت عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ نے ۷۷۸ھ/۱۳۷۶ء کو ضیاء الدین القری رحمہ اللہ نے اور ۷۸۵ھ/۱۳۸۳ء کو شیخ الاسلام البلقینی رحمہ اللہ نے ابن جزری رحمہ اللہ کو درس دینے اور فتویٰ جاری کرنے کی اجازت عنایت فرمائی۔

ابن جزری رحمہ اللہ نے چند برس تک دمشق کی جامع (مسجد) بنی اُمیہ میں قراءت کی تعلیم دی۔ اس غرض سے وہ قبہ نسرین (جگہ کا نام) کے نیچے اپنی نشست رکھا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپؒ کو دارالعلوم عادلیہ کا شیخ القراء مقرر کردیا گیا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے 'دارالحدیث اشرفیہ' میں شیخ القراء کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپ رحمہ اللہ شیخ ابن السلاء کی وفات کے بعد 'تربة أم الصالح' کے شیخ القراء بنا دیئے گئے۔ یہاں آکر آپ رحمہ اللہ نے دارالقراء کے نام سے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ (بعض اسے دارالقرآن کہتے ہیں جو صحیح نہیں)

یہ وہ زمانہ تھا جب سرزمین مصر پر ملک الظاہر سیف الدین برقوق نے اپنی حکومت قائم کرلی تھی۔ برقوق ایک دیندار، نیک دل، بہادر، اولوالعزم اور علم دوست حکمران تھا۔ انہوں نے ۷۸۴ھ کے اواخر (یعنی ۱۳۸۳ء کے اوائل) میں مصر کا اقتدار سنبھالا تھا۔ انہوں نے ابن جزری رحمہ اللہ کو 'جامع توبة' کا خطیب مقرر کردیا۔ ۷۹۵ھ/۱۳۹۵ء کو ایک اور اہم ذمہ داری آپ رحمہ اللہ کی منتظر تھی۔ شام کے امیر التمش نے آپ رحمہ اللہ کو شام کا قاضی مقرر کردیا، تاہم یہ ذمہ داری ابن جزری رحمہ اللہ کے لیے بہت کٹھن ثابت ہوئی۔ اوقاف کے حسابات تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے امیر شام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ سے ناخوش ہوگئے۔ آپ رحمہ اللہ پر سختیاں کی گئیں اور آپ رحمہ اللہ کا مال ومتاع سب کچھ ضبط کرلیا گیا۔

ان نامساعد حالات میں ابن جزری رحمہ اللہ کو انتہائی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ عثمانی سلطنت کے حکمران بایزید اوّل کے پاس ان کے دارالحکومت برسہ (بروصہ) چلے گئے۔ بایزید جوکہ یلدرم (بجلی) کے لقب سے مشہور تھے، ایک بہادر اور علم پرور حکمران تھے۔ انہوں نے ابن جزری رحمہ اللہ کی بہت عزت افزائی کی۔ بڑے احترام سے اپنے پاس ٹھہرایا اور جب تک وہ حکمران رہے انہوں نے ابن جزری رحمہ اللہ کو برسہ (بروصہ) سے کہیں اور جانے نہ دیا۔

برسہ (بروصہ) میں ابن جزری رحمہ اللہ نے درس حدیث اور درس قراءت کا سلسلہ شروع کردیا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے آپ رحمہ اللہ کے علم سے کسب فیض کیا۔ خود عثمانی سلطنت کے بایزید یلدرم نے آپ رحمہ اللہ سے دس قراءتوں کی تحصیل کی، لیکن اس کے بعد بدقسمتی سے امیر تیمور اور اس کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

بایزید اوّل بلقان کے محاذ پر عیسائیوں کے خلاف جہاد میں مصروف تھے، لیکن اپنے حلیفوں کے ترغیب دلانے پر انہوں نے ناطولیہ (موجودہ ایشیائی ترکی) پر چڑھائی کردی اور اس طرح امیر تیمور کے کچھ علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ اس کے جواب میں امیر تیمور نے سخت کارروائی کی۔

آخر ۱۹ ذی الحجہ [۸۰۴ھ/۲۰ جولائی ۱۴۰۲ء] کو انقرہ کے مضافات میں بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں بایزید کے فوجیوں نے شکست کھائی۔ بایزید گرفتار ہوگئے اور امیر تیمور نے ان کے ساتھ بہت احترام کا سلوک کیا، لیکن بایزید قید کی حالت میں ۱۴ شعبان [۸۰۵ھ/۹ مارچ ۱۴۰۳ء] کو اس جہان فانی سے کوچ کرگئے (بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کی موت دمے کے مرض سے ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے خودکشی کی تھی۔ بہرکیف یہ بات طے شدہ ہے کہ بایزید جیسے بہادر سپہ سالار کو اپنی شکست کا غیر معمولی صدمہ پہنچا تھا۔)

امیر تیمور کے عثمانی سلطنت کے دارالحکومت برسہ (بروصہ) پر قبضہ کرلینے کے بعد وہاں کی علمی شخصیات نے کہیں اور منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا جن میں ابن جزری رحمہ اللہ بھی شامل تھے، لیکن آپ رحمہ اللہ کو حراست میں لے کر امیر تیمور کے پاس حاضر کیا گیا۔ امیر تیمور علماء وفقہاء کی بہت عزت کرتے تھے۔ جب وہ ابن جزری رحمہ اللہ کے بے پناہ علم سے واقف ہوئے تو انہوں نے ابن جزری رحمہ اللہ کو اپنی محافل ومجالس میں شریک کرنا شروع کردیا۔ پھر جب امیر تیمور واپس ماوراء النہر آئے تو ابن جزری رحمہ اللہ کو بھی اپنے ساتھ لے آئے۔

امیر تیمور ابن جزری رحمہ اللہ سے اس حد تک متاثر ہوگئے کہ جب امیر تیمور سمرقند پہنچے تو ایک شاندار دعوت کا انتظام کیا۔ اس دعوت میں مملکت کے سرکردہ علماء، امراء اور فقراء نے شرکت کی۔ تیموری دعوتوں میں صفیں ہمیشہ حلقوں کی شکل میں بنائی جاتی تھیں۔ علماء وفضلاء کو دائیں جانب اور امراء کو بائیں جانب بٹھایا جاتا تھا۔ اس دعوت میں مشہور عالم، فقیہ، فلسفی اور ماہر لسانیات سید شریف جرجانی رحمہ اللہ بھی مدعو تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر تقریباً ۵۰ کتابیں تصنیف کی تھیں۔ جو فقہ، علم، بلاغت، منطق اور صرف ونحو کے متعلق تھیں۔ امیر تیمور نے سید شریف جرجانی رحمہ اللہ کو ابن جزری رحمہ اللہ کے پیچھے جگہ دی۔ مہمانوں میں سے کسی ایک نے دریافت کیا کہ آپ نے سید شریف جرجانی رحمہ اللہ کو ابن جزری رحمہ اللہ کے عقب میں جگہ دی حالانکہ سید شریف جرجانی رحمہ اللہ تو محفل میں سب سے آگے جگہ پانے کے حقدار ہیں تو امیر تیمور نے بلاتوقف یہ جواب دیا کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’میں بھلا ایسے شخص کو آگے جگہ کیوں نہ دوں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہﷺ کا عالم ہو اور جب اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہﷺ میں کوئی اشکال درپیش ہو تو اسے حل کر لیتا ہو۔‘‘

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امیر تیمور ابن جزری رحمہ اللہ کی کس قدر توقیر کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ تیمور نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک ابن جزری رحمہ اللہ کو اپنے سے جدا نہیں ہونے دیا۔

امیر تیمور کی ہدایت پر ابن جزری رحمہ اللہ ماوراء النہر کے علاقہ ’کس‘ اور پھر ’ثمر قند‘ میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ آخر ۸۰۷ھ/۱۴۰۴ء میں امیر تیمور کا انتقال ہوگیا۔ جس کے بعد ابن جزری رحمہ اللہ خراسان چلے گئے۔

خراسان سے ابن جزری رحمہ اللہ، ہرات، یزد، اور اصفہان ہوتے ہوئے رمضان المبارک ۸۰۸ھ/فروری ۱۴۰۶ء کو شیراز پہنچے۔

’شیراز‘ میں وہ کچھ عرصہ درس دیتے رہے۔ پھر شیراز کے حاکم پیر محمد نے ابن جزری رحمہ اللہ کو چیف جسٹس (قاضی القضاۃ) مقرر کردیا۔ ابن جزری رحمہ اللہ یہ عہدہ قبول کرنے کو تیار نہیں تھے، لیکن حاکم کے اصرار اور مجبور کرنے پر یہ عہدہ قبول کرلیا اور خاصہ طویل عرصہ یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ شیراز میں بھی آپ رحمہ اللہ نے قراءت کی تعلیم دی اور حدیث کی ایک درس گاہ قائم کی جہاں سات یا دس قراءتوں کی تکمیل کے بعد طلباء کو اسناد جاری کی جاتی تھیں۔ ’شیراز‘ کے باشندوں کو آپ رحمہ اللہ کی ذات سے بہت فیض حاصل ہوا۔ آپ رحمہ اللہ کے ذریعے اس علاقہ میں علم قراءت اور حدیث کو بہت فروغ ملا۔

اِشاعت علم کا یہ سلسلہ ۸۲۲ھ/۱۴۱۹ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد حاکم شیراز بعض وجوہ کی بنا پر برگشتہ ہوگئے اور ابن جزری رحمہ اللہ سے ان کے تعلقات کی نوعیت میں پہلے جیسی گرم جوشی نہ رہی۔ ۸۲۲ھ/۱۴۱۹ء میں ابن جزری رحمہ اللہ نے حج بیت اللہ کا ارادہ فرمایا اور بصرہ کے راستے سرزمین حجاز روانہ ہوگئے۔ راستے میں آپ رحمہ اللہ کے قافلے کو راہزنوں نے لوٹ لیا جبکہ آپ رحمہ اللہ کے پاس مال و متاع نام کی کوئی چیز نہ بچی۔

چنانچہ ان نامساعد حالات میں آپ رحمہ اللہ اس سال فریضۂ حج بھی ادا نہ کرسکے۔ آپ رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ کے قریب قدیم بندرگاہ (منبع) میں قیام فرمایا۔ ربیع الاوّل (۸۲۳ھ/ مارچ ۱۴۲۰ء) میں آپ رحمہ اللہ مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں آپ رحمہ اللہ نے درس حدیث دیا۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور اسی سال حج کا فریضہ ادا فرمایا۔ پھر آپ رحمہ اللہ اپنی ازواج کے ساتھ بلاد عجم کی سیاحت کے لیے روانہ ہوگئے۔ دمشق سے ہوتے ہوئے آپ رحمہ اللہ قاہرہ پہنچے۔ یہاں اس وقت سلطان الاشرف حاکم تھے۔ انہوں نے آپ رحمہ اللہ کے ساتھ بہت عزت واحترام کا سلوک کیا۔ قاہرہ میں آپ تقریباً دو ہفتے تک رہے۔

ابن جزری رحمہ اللہ کی قاہرہ آمد کی خبر پھیلتے ہی قراء حضرات آپ رحمہ اللہ کی قیام گاہ پر پہنچ گئے اور زبردست ہجوم ہوگیا۔ ہر فرد آپ سے علم قراءت سیکھنے کا خواہاں تھا۔ قراء کا اتنا بڑا اژدھام تھا کہ آپ رحمہ اللہ ہر ایک کے لیے فرداً فرداً قراءت نہیں فرما سکتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ مجمع کے سامنے (جن میں شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بھی موجود تھے جو کہ ابھی جوان تھے) ایک آیت قرآنی کی تلاوت فرماتے اور پھر تمام قاری حضرات مل کر اس کو دھراتے تھے۔

قاہرہ میں ابن جزری رحمہ اللہ نے درس حدیث دیا اور مسند احمد و مسند شافعی کی تعلیم بھی دی۔ قاہرہ سے ابن جزری رحمہ اللہ یمن (Yaman) کے راستے ایک مرتبہ پھر حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے۔ یمن میں آپ رحمہ اللہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الحصن والحصین کا بہت شہرہ تھا۔حتیٰ کہ اہالیان یمن اس کا حوالہ دینا پسند کرتے تھے۔جب آپ یمن واپس پہنچے تو بڑی تعداد میں آپ رحمہ اللہ کے مداحوں اور عقیدت مندوں نے آپ کی خدمت میں حاضری دی۔ آپ رحمہ اللہ کی کتاب الحصن والحصین کی سماعت آپ رحمہ اللہ سے جن لوگوں نے اس سے قبل کی تھی ان میں اکثر انتقال کر چکے تھے اب ان کے بیٹوں اور پوتوں نے آپ رحمہ اللہ سے اس کتاب کی سماعت کی۔

ابن جزری رحمہ اللہ نے کچھ دن مکہ مکرمہ سے عدن کو جانے والی شاہراہ پر واقع شہر زبید کی 'مسجد الاشاعرۃ' میں بھی حدیث کا درس دیا اور زبید کے علماء کرام نے آپ رحمہ اللہ سے حدیث کی اجازت لی۔یمن کے حاکم ملک المنصور بھی علم سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ وہ بھی آپ رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ رحمہ اللہ کو صحیح مسلم سنائی اور حدیث کی روایت کی اِجازت حاصل کی۔نیز انہوں نے آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں متعدد تحائف پیش کئے اور مکہ مکرمہ تک سفر کا اعلیٰ انتظام کیا۔

ابن جزری رحمہ اللہ ربیع الاوّل ۸۲۸ھ/جنوری ۱۴۱۵ء کو مکہ مکرمہ پہنچے۔ جہاں مسجد الحرام میں آپ رحمہ اللہ نے مسند احمد کا درس دینا شروع کیا۔اپنی عمر کے آخری ایام آپ رحمہ اللہ نے شیراز ہی میں گزارے جہاں محلّہ 'اسکافین' میں آپ رحمہ اللہ کی قیام گاہ تھی۔ ابن جزری رحمہ اللہ دو واسطوں سے امام شاطبی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔امام شاطبی رحمہ اللہ [م۵۹۰ھ/۱۱۹۴ء] اندلس کے صوبہ 'بلنسیہ' کے شہر شاطبہ سے تعلق رکھتے تھے۔آپ رحمہ اللہ ان تمام علوم کے ماہر تھے جن کا تعلق قرآن مجید کی قراءات اور تفسیر سے ہے۔

ابن جزری رحمہ اللہ حدیث کے علم میں بھی کامل تھے۔آپ رحمہ اللہ کو ایک لاکھ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ حفظ تھیں۔

محدث طاؤس رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''وہ اعلیٰ روایت، حفظ اَحادیث، جرح وتعدیل، قدیم اور بعد کے راویوں کی معرفت میں یکتا تھے، وہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن نسائی، ابن ماجہ، سنن دارمی، مسند امام شافعی اور مؤطا امام مالک سے روایت کرتے تھے۔''

تصنیفات

ابن جزری رحمہ اللہ فن قراءات اور حدیث کے علاوہ دیگر کئی علوم مثلاً تاریخ، طبقات رجال، نحو اور اصول فقہ میں بھی کمال رکھتے تھے۔ابن جزری رحمہ اللہ کو شعر وسخن سے بھی دلچسپی تھی۔ انہوں نے قرآن مجید کی قراءت سے متعلق فن تجوید (یعنی حروف کو ان کے مخارج سے صحیح طور پر ادا کر کے پڑھنا یا حروف کا تلفظ کرنا) کے اُصول اور قواعد کو اشعار کی شکل میں مرتب کیا۔آپ رحمہ اللہ نے قراءات متواترہ کے اختلاف کو بھی شعروں کا لباس پہنایا تاکہ یاد کرنے میں آسانی رہے۔آپ نے صرف ۱۸ برس کی عمر میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے انداز کی ایک نظم لکھی جو دس قراءتوں کے موضوع پر مشتمل تھی اور اس نظم کا نام الهداية في تتمة العشر رکھا۔اس نظم کا وزن وقافیہ وہی ہے جو علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی مشہور نظم شاطبیہ میں استعمال ہوا ہے۔شاطبیہ کا قافیہ حرف 'ل' ہے۔مؤرخین کے مطابق شاطبی رحمہ اللہ کے انداز پر لکھنا نہایت مشکل کام ہے۔

ابن جزری رحمہ اللہ نے مقدمة الجزرية کے نام پر ایک کتاب لکھی اور طيبة النشر میں سات اور دس قراءتوں کے اختلاف کو ایک ہزار اشعار کی صورت میں نظم کیا۔نیز اُصول حدیث میں بھی ایک نظم لکھی۔علاوہ ازیں آپ رحمہ اللہ نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں بھی متعدد اشعار کہے۔ایک مرتبہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے تلامذہ کو جب 'شمائل ترمذی'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی تکمیل کروائی تو فی البدیہہ دو اشعار کہے۔ ابن جزری رحمہ اللہ ، زبان و ادب میں بھی کمال رکھتے تھے۔ وہ نہایت فصیح زبان بولتے اور لکھتے تھے۔

ابن جزری رحمہ اللہ زبان کی فصاحت کے ساتھ ساتھ خوبصورت چہرہ اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی صحت بھی بہت اچھی تھی ۔۸۲۴ھ/۱۴۲۱ء کو جب آپ قاہرہ رحمہ اللہ پہنچے تو آپ رحمہ اللہ کی عمر تقریباً ۷۳ برس تھی۔ اس وقت گو کہ آپ رحمہ اللہ کی سماعت میں قدرے فرق آ گیا تھا، لیکن بصارت اس عمر میں بھی بالکل ٹھیک تھی۔ آپ رحمہ اللہ اس وقت بھی باریک خط میں لکھا کرتے تھے جس طرح جوانی کے زمانے میں لکھتے تھے۔

ابن جزری رحمہ اللہ نے درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے لیے وقت نکالا اور ۷۷ سے زائد کتابیں لکھیں، ان کتابوں میں سے چند درج ذیل ہیں:

تجوید و قراءات کے موضوع پر:

① 'النشر فی القراء ات العشر' قراءت کے دس مختلف اندازوں پر نہایت مشہور کتاب ہے۔ ابن جزری رحمہ اللہ نے یہ کتاب صرف ۹ ماہ کے مختصر عرصہ میں تصنیف کی۔ پہلی بار یہ کتاب دمشق سے ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی۔ مراد آباد سے قاری عبداللہ نے توضیح النشر کے نام سے اس کا ترجمہ بھی طبع کیا ہے۔

② 'تحبیر التیسیر فی القراء ات العشر' علامہ عثمان بن سعید الدانی نے قرآن مجید کی سات قراءات کے متعلق ایک کتاب 'التیسیر' لکھی تھی۔ یہ کتاب سبعہ قراءات میں سب سے زیادہ قابل اعتماد اور مقبول کتاب ہے۔ علامہ دانی رحمہ اللہ جو قرطبہ کے رہنے والے تھے اور فقہ مالکیہ کے ماہر اور فن قراءات کے امام تھے، نے ۱۲۰ کتابیں لکھیں جن میں سے ۱۱۸ کتابیں فن قراءت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان سب میں سے زیادہ شہرت 'التیسیر' کو ملی ہے۔ ابن جزری رحمہ اللہ نے اس کتاب پر تبصرہ لکھا اور مزید تین قراءتوں کا اضافہ کر کے اس کا نام 'تحبیر التیسیر' رکھ دیا۔

③ 'طیبة النشر فی قراء ات العشر' یہ قرآن مجید کی دس قراءتوں کے بارے میں ایک ہزار اشعار کی ایک نظم ہے۔ اس نظم کو ابن جزری رحمہ اللہ نے شعبان [۷۹۹ھ/مئی ۱۳۹۷ء] میں مکمل کیا۔ یہ کتاب قاہرہ سے پہلی بار [۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء] میں اور پھر [۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء] میں شائع ہوئی اس کا اُردو ترجمہ قاری عبداللہ نے کیا جو مراد آباد سے شائع ہوا۔

④ 'الدرة المضية فی قراء ات الأئمة الثلاثة المرضية' یہ بحر طویل میں ۲۴۱/اشعار کا عظیم مجموعہ ہے، جسے آپ نے [۸۲۳ھ/۱۴۲۰ء] میں مکمل فرمایا۔ یہ دراصل علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب 'شاطبیہ' کی منظوم تکمیل ہے جو قراءتوں کے دس مختلف انداز کے موضوع پر ہے۔ یہ کتاب قاہرہ سے [۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء] میں شائع ہوئی۔

⑤ 'غاية المهرة فی الزيادة علی العشرة' یہ کتاب بارہ انداز میں قراءتوں کے موضوع پر ایک عظیم نظم ہے۔

⑥ "منجد المقرئین ومرشد الطالبین" اس کتاب میں حافظ ابن جزری رحمہ اللہ نے حافظ ابوشامہ کی کتاب "المرشد الوجیز فی علوم القرآن العزیز" کا جواب دیا ہے اور اس کی تردید کی ہے۔

⑦ "المقدمة الجزرية" فن تجوید پر ایک منظوم رسالہ ہے جو ۱۰۹۔اشعار پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ مصر اور تبریز سے شائع ہو چکا ہے اور اکثر مدارس تجوید میں شامل نصاب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ ”التمهيد فی علوم التجويد“ تلاوت کلام پاک پر یہ رسالہ ابن جزری نے ۷۶۹ھ/ ۱۳۶۷ء میں مکمل کیا۔

⑨ ”مختصر طبقات القراء المسمی بغاية النهاية“ ابن جزری رحمہ اللہ نے ایک ہی موضوع پر جو کتابیں تالیف کیں ان میں یہ مختصر ترین ہے۔

⑩ 'الهداية إلى معالم الرواية' تلاوت کلام حکیم پر ۳۷۰ اشعار کی ایک نظم ہے۔

⑪ 'أصول القراء ات' قراءات کے اصول پر ایک مختصر کتاب ہے۔

⑫ 'اعانة المهره فی زيادة العشرة' یہ دس قراءتوں کے بعد کی قراءتوں کے بارے میں ایک کتاب ہے۔

⑬ 'الغاز' فن قراءت کے اختلافات کو منظوم کلام میں بیان کیا ہے۔

⑭ 'تقريب النشر' یہ 'النشر' کی تلخیص ہے۔

⑮ 'شرح طيبة النشر' یہ 'طيبة النشر' کی شرح اور مختصر حواشی پر مشتمل کتاب ہے۔

⑯ 'العقد الشمين' یہ کتاب ”الغاز“ کی غیر منظوم شرح ہے۔

⑰ 'القراء ات الشاذة' یہ شاطبیہ کے انداز میں قراءتوں کے موضوع پر ایک عظیم رسالہ ہے۔ غالباً یہ وہی کتاب ہے جس میں قرآن مجید کی قراءت کے ۴۰ مشکل مسائل پر بحر طویل میں ایک نظم کہی گئی۔ انکے علاوہ فن قراءت میں یہ کتب بھی متداول ہیں۔

⑱ اتحاد المهرة فی تتمة العشرة

⑲ الاعلام فی أحكام الادغام

⑳ الاهتداء إلى معرفة الوقف والابتداء

㉑ تحفة الاخوان فی الخلف بين الشاطبية والعنوان

㉒ التذكار فی رواية أبان بن يزيد العطار

㉓ التقييد فی الخلف بين الشاطبية والتجريد

㉔ التوجيهات فی أصول القراء ات

㉕ جامع الأسانيد فی القراء ات

㉖ رسالة فی الوقف على الهمزة لحمزة وهشام

㉗ الفوائد المجمعة فی زوائد الكتب الأربعة

㉘ المقدمة فی ما على قارئ القرآن يعلمه

㉙ نهاية البهدرة فيما زاد على العشرة

㉚ هداية البررة فی تتمة العشرة

㉛ هداية المهرة فی ذكر الائمة العشرة المشتهرة

㉜ البيان فی خط عثمان

علم حدیث پر:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① 'مقدمة علم الحديث' اصطلاحات حدیث پر ایک کتاب ہے۔
② 'عقد اللآلی فی الأحاديث المسلسلة العوالی' اس کتاب کو ابن جزری رحمہ اللہ نے 'شیرس' میں [۸۰۸ھ/۱۴۰۵ء] میں مکمل فرمایا۔
③ 'التوضيح فی شرح المصابيح' ابن جزری رحمہ اللہ نے مشہور محدث حسین بن مسعود الفراء البغوی رحمہ اللہ [م ۵۱۰ یا ۵۱۶ھ/۱۱۱۶ء یا ۱۱۲۲ء] کی کتاب 'مصابيح السنة' کی شرح 'التوضيح فی شرح المصابيح' کے عنوان سے لکھی۔ یہ کتاب ابن جزری رحمہ اللہ نے نویں صدی ہجری کے اوائل میں اس وقت تصنیف کی جب امیر تیمور آپ کو اپنے ساتھ ماوراء النہر لے گئے تھے۔ یہ شرح تین جلدوں میں ہے۔
④ 'الأربعين' اس کتاب میں نہایت صحیح، جامع اور مختصر ۴۰/احادیث کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ:
⑤ الاولوية فی أحاديث الأولية
⑥ البداية فی علوم الرواية
⑦ تذكرة العلماء فی أصول الحديث
⑧ فية الحصن الحصين
⑨ الحصن الحصين
یہ دعاؤں میں پڑھنے کے لیے احادیث کا مجموعہ ہے۔ عبدالعلیم نوال نے اس کا ترجمہ کیا ہے، جو کراچی سے شائع ہوا ہے۔
⑩ عدة الحصن الحصين
⑪ القصد الاحمد فی رجال مسند أحمد
⑫ المسند الاحمد فيما يتعلق بمسند أحمد
⑬ المصعد الاحمد فی ختم مسند أحمد
⑭ مفتاح الحصن الحصين
⑮ الهداية إلى معالم الرواية
⑯ كفاية الالمعی فی آية ﴿يَأَرْضُ ابْلَعِي﴾...... قرآن مجید کی سورۃ ہود کی آیت ﴿يَأَرْضُ ابْلَعِي﴾ کی تفسیر اور اس کے وجوہ اعجاز کے بارے میں یہ کتاب ہے۔

تاریخ اور فضائل ومناقب نبوی ﷺ کے بارے میں کتب

① 'المولد الكبير' رسول کریم ﷺ کی حیات واَطوار پر ایک رسالہ ہے۔
② 'الاجلال والتعظيم فی مقام إبراهيم' اس کتاب میں آپؒ نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے فضائل درج فرمائے ہیں۔
③ 'ذات الشفاء فی سيرة النبی ﷺ والخلفاء' یہ آپ ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کی سیرت پر ایک طویل نظم ہے۔ جس میں عثمانی حکمران بایزید یلدرم کے عہد حکومت اور قسطنطنیہ پر ترکوں کی طرف سے محاصرے تک کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اسلام بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب ابن جزریؒ نے شیراز کے حاکم پیر محمد کی خواہش پر لکھی اور اسے ذی الحج [۷۹۸ھ/۱۳۹۶ء] میں مکمل فرمایا۔

④ 'الزهر الفائح' نیکی اور پاکبازی کی تلقین کرنے والی ایک کتاب ہے۔ان کے علاوہ یہ کتب بھی متداول ہیں:

⑤ أسنى المطالب فى مناقب على بن أبى طالب

⑥ تاريخ ابن الجزرى

⑦ التعريف بالمولد الشريف

⑧ ديلى طبقات القراء للذهبى

⑨ الرسالة البانية فى حق أبوي النبى ﷺ

⑩ عرف التعريف بالمولد الشريف

⑪ غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات

⑫ فضل حرآء

⑬ مختصر تاريخ الاسلام للذهبى

⑭ شيخة الجنيد بن أحمد البلياتى

⑮ نهاية الدرايات فى أسمأء رجال القراء ات

دیگر متفرق کتب

① 'الاصابة فى لوازم الكتابة' فن خطاطی پر ایک مختصر رسالہ ہے۔

② ہیئت پر رجز میں ۵۲/اشعار۔ان کے علاوہ یہ کتب بھی ملتی ہیں۔

③ الابانة فى العمرة من الجعرانة

④ أحاسن المنن

⑤ الاعتراض المبدى لوهم التاج الكندى

⑥ التكريم فى العمرة من التنعيم

⑦ تكملة ذيل التقييد لمعرفة رواة السنن والأسانيد

⑧ الجوهرة فى النحو (منظومة)

⑨ حاشية على الايضاح فى المعانى والبيان لجلال الدينى القزوينى

⑩ الذيل على مراة الزمان للنووى

⑪ الزهر الفائح فى ذكر من تنزه عن الذنوب والقبائح

⑫ شرح ألفية ابن مالك

⑬ شرح منهاج الأصول

⑭ عوالى القاضى ابى نو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ غاية المنى فى زيارة منى
⑯ فضائل القرآن
⑰ مختار النصيحة بالأدلة الصحيحة
⑱ منظومة فى الملك
⑲ منظومة فى لغز
⑳ وظيفة مسنونة

ان کی تصانیف صرف اسی قدر نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابن جزریؒ کتنے عظیم مصنف اور علم میں تبحر انسان تھے۔

ابن جزری رحمہ اللہ معاصرین کی نظر میں

ابن جزری رحمہ اللہ عبادت کا غیر معمولی اہتمام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ رحمہ اللہ علوم وفنون میں تبحر تھے۔ انہوں نے روز و شب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ایک حصہ میں قراءت وحدیث کی تعلیم دیتے، دوسرے حصہ میں تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے اور تیسرے حصہ میں عبادت کرتے تھے۔ تمام عمر آپ رحمہ اللہ کا یہی معمول رہا۔ آپ رحمہ اللہ ہر ماہ پانچ روزے رکھتے تھے۔ سفر کی حالت میں بھی آپ رحمہ اللہ نے شب بیداری اور تہجد ترک نہیں کی۔

ابن جزری رحمہ اللہ نہایت حلیم، ملنسار، نرم خو اور شیریں کلام تھے۔ آپ رحمہ اللہ کے مزاج میں انکسار اور فروتنی تھی۔ آپ رحمہ اللہ جس سے بھی ملتے اخلاق سے اور حسن سلوک سے پیش آتے۔ آپ رحمہ اللہ خدا کے فضل سے صاحب حیثیت تھے۔ اہل علم اور اہل احتیاج کے ساتھ ہمیشہ فیاضی کا سلوک فرماتے تھے۔ خصوصاً اہل حجاز کیساتھ احسان کا مظاہرہ کرتے تھے۔ علم قراءت میں خصوصاً آپ رحمہ اللہ کے دور سے لے کر آج تک کوئی آپ رحمہ اللہ کا ہمسر نہیں ہوا۔

- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "انتهت إليه رياسة علم القراء ات فى العالم"
  ''یعنی دنیا میں علم قراءات کی ریاست آپؒ پر منتہی ہے۔''
- علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "قد تفرد بعلم القراء ات فى جميع الدنيا"
  ''یعنی آپؒ علم قراءات میں ساری دنیا میں منفرد تھے۔''
- علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
  "لانظير له فى القراء ات فى الدنيا فى زمانه وكان حافظاً للحديث"
  ''یعنی آپ رحمہ اللہ کے زمانے میں دنیا میں علم قراءات میں آپ رحمہ اللہ کی کوئی نظیر نہیں تھی۔''
- حضرت مولانا عبدالحیٔ فرنگی محل رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"واز مجددين صدى هشتم زين الدين عراقى و شمس الدين جزرى و سراج الدين بلقينى"
''یعنی آٹھویں صدی کے مجددین میں سے زین الدین عراقی رحمہ اللہ، شمس الدین جزری رحمہ اللہ اور سراج الدین بلقینی رحمہ اللہ تھے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات

ابن جزری رحمہ اللہ نے علم دوست تیموری حکمران شاہ رخ کے دور حکومت میں ۵ ربیع الاوّل [۸۳۳ھ/۲ دسمبر ۱۴۲۹ء] کو 'شیراز' میں اپنی قیام گاہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ نے پیچھے پانچ بیٹے اور تین صاحبزادیاں چھوڑیں۔ سب سے بڑے بیٹے ابوالفتح محمد جزری رحمہ اللہ تھے۔ ان سے چھوٹے ابوبکر محمد جزری رحمہ اللہ اور ان کے بعد ابوالخیر محمد جزری رحمہ اللہ تھے۔ یہ تینوں جید محدث، قاری اور فقیہ تھے۔ دیگر دو صاحبزادے ابوالبقاء اسماعیل رحمہ اللہ اور ابوالفضل رحمہ اللہ بھی قاری اور محدث تھے۔ صاحبزادیوں کے نام فاطمہ، عائشہ اور سلمہ رحمہن اللہ تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنی صاحبزادیوں کو بھی حدیث اور قراءات کی تعلیم دی تھی۔ یہ تمام صاحبزادیاں فن تجوید کی ماہرہ، بہترین قاریہ اور احادیث کی حافظہ تھیں۔

آپ رحمہ اللہ کی وفات کی اندوہناک خبر پھیلتے ہی ہر طرف صف ماتم بچھ گئی۔ ہزاروں گریہ کناں عقیدت مندوں نے آپ رحمہ اللہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ رحمہ اللہ کے شاگرد فرماتے ہیں کہ جب جنازہ اٹھایا گیا تو اتنا ہجوم تھا کہ علماء کرام حکومت کے اعلیٰ افسران، امراء وغرباء، عام افراد سب ہی جنازے کو کندھا دینے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹتے تھے۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ کم از کم جنازہ کو ایک مرتبہ چھو ہی لوں۔

آپ نے ۸۲ برس عمر پائی۔ آپ رحمہ اللہ کو شیراز میں آپ کے مدرسہ دار القراء میں سپرد خاک کیا گیا۔

تغمده الله برحمته وجزاه الله بالخيرات عنا وعن جميع المسلمين آمين!

مراجع ومصادر

① خصوصی مقالہ 'ابن جزری' از مولانا محمد عبدالعلیم چشتی
② بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی/مولانا عبدالسمیع
③ جغرافیہ خلافت مشرقی از محمد عنایت اللہ/جی لی اسٹرینج
④ ترکان عثمان از ڈاکٹر محمد صابر
⑤ ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ از ثروت صولت
⑥ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام
⑦ دائرہ معارف اسلامیہ
⑧ تاریخ سے ایک ورق، کلیم چغتائی
⑨ مقدمة الجزرية مع متن تحفة الاطفال لابن الجزری
⑩ التمهيد فی علم التجويد لابن الجزری
⑪ الجواهر النقية فی شرح المقدمة الجزرية از قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ
⑫ العطايا الوهبية فی شرح المقدمة الجزرية، قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ
⑬ التحفة المرضية فی شرح المقدمة الجزرية، مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ